



Fundamental Principles of the Revolutionary Formation and Sustainability of Society in Light of the Qur'anic Thought of the Martyr Leader

Khadim Hussain Javed¹

1. PhD Scholar, Al-Mustafa International University, Qom, Iran

E-mail: Njavid_61@yahoo.com

Article Info

ABSTRACT

Article type:
Research Article

Article history:

Received:
15 March 2026

Received in revised:
5 May 2026

Accepted:
12 June 2026

Available online:
24 June 2026

Keywords:

Qur'an;
Education;
Revolutionary
Society;
Modern Islamic
Civilization;
Martyr Khamenei

Revolutionary education and formation constitute a fundamental means of strengthening an Islamic society against imperialist schemes. The ideological identity and survival of a society depend largely on the extent to which its members are imbued with revolutionary spirit and committed to Islamic principles. The primary objective of this study is to examine the methods of fostering a revolutionary society in light of the statements and teachings of the Martyr Leader and to assess their role in the establishment of a modern Islamic civilization. Employing a descriptive-analytical method, the study arrives at the conclusion that a comprehensive Islamic educational system, the role of *Wilāyat al-Faqīh (Guardianship of the Jurist), and consciousness-raising initiatives against global imperialism are indispensable to the formation and preservation of a revolutionary society. Furthermore, it is essential to prevent factors that obstruct the development of a modern Islamic civilization, including takfirism, terrorism, despair, and dependence on foreign powers. The findings demonstrate that revolutionary education constitutes the foundation of a modern Islamic civilization.

Cite this article: Hussain Javed. (2026). Fundamental Principles of the Revolutionary Formation and Sustainability of Society in Light of the Qur'anic Thought of the Martyr Leader

New Horizons in Quranic Studies, 2 (3), 125-152



© The Author(s).

Publisher: Al-Mustafa International University



رہبر شہید کے قرآنی افکار کی روشنی میں معاشرے کی انقلابی تربیت اور بقاء کے بنیادی اصول*

خادم حسین جاوید^۱



اشاریہ

انقلابی تربیت یعنی کسی بھی اسلامی معاشرے کو سامراجی سازشوں کے خلاف مضبوط رکھتی ہے۔ معاشرے کے نظریاتی وجود اور بقاء کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ اس کے افراد انقلابی جذبہ اور اسلامی اصولوں کے حامل ہوں۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد رہبر شہیدؑ کے فرامین کی روشنی میں انقلابی معاشرے کی تربیت کے طریقوں اور جدید اسلامی تمدن کے قیام میں ان کے کردار کا جائزہ لینا ہے اور اس تحقیق میں "توصیفی اور تحلیلی" طریقہ کار کو بروئے کار لاتے ہوئے مندرجہ نتائج کا حصول ممکن ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انقلابی معاشرے کی تشکیل کے لیے اسلام کا جامع تربیتی نظام، ولایت فقیہ کا کردار، اور عالمی سامراج کے خلاف بصیرت افروز مہمات ناگزیر ہیں۔ نیز، جدید اسلامی تہذیب کی راہ میں رکاوٹ بننے والے عوامل جیسے تکفیریت، دہشت گردی، مایوسی، اور بیرونی طاقتوں پر انحصار کو روکنا انتہائی ضروری ہے۔ یہ مقالہ ثابت کرتا ہے کہ انقلابی تربیت ہی جدید اسلامی تمدن کی بنیاد ہے۔

کلیدی الفاظ: قرآن، تربیت، انقلابی معاشرہ، اسلامی جدید تمدن، شہید خامنہ ای

* موصول ہونے کی تاریخ: ۲۰۲۶/۳/۱۵ & آرٹیکل کی تائید کی تاریخ: ۲۰۲۶/۶/۱۲

۱. پی ایچ ڈی اسکالر Tالمصطفی انٹرنیشنل یونیورسٹی، قم، ایران (Njavid_61@yahoo.com).



تمہید

اسلام، رسول اللہ (ص) کے اس فرمان سے بصیرت کا درس لیتے ہوئے: "انی تارکم فیکم الثقلین... کتاب اللہ و عتوقی اہل بیتی" (مجلسی، ۱۴۰۳، جلد ۲، صفحہ ۱۰۰) اور اسی طرح قرآن کو معاشرے میں مرکزیت عطا کرتے ہوئے، اسلامی انقلاب کے معرض وجود میں آنے اور اسکے پایدار اثرات باقی چھوڑنے میں قرآن کا ایرانی معاشرے پر کلیدی اور اہم کردار رہا ہے۔

انقلاب اسلامی کے بانی حضرت امام خمینیؑ کے مطابق، اسلامی انقلاب، عوام کا اسلام اور انقلابی رہنماؤں پر اعتماد کا نتیجہ تھا (خمینی، بی تا (الف)، جلد ۱۱، صفحہ ۴۶۰) اور لوگ حقیقی اسلام کے ولایتی نظام سے متاثر ہو کر ظلم و استبداد کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور آزادی، خود مختاری اور ترقی کی خاطر ایک اسلامی حکومت کی تشکیل کی کوشش کے لئے کمر ہمت باندھ لیا (ایضاح ۵، صفحہ ۶۹)۔

انقلاب کی پینتالیس سالہ تاریخ کا تجربہ بتاتا ہے کہ جس حد تک اسلام اور ولایت پر لوگوں کا اجتماعی طور پر اعتماد مضبوط ہوتا ہے، اسلامی انقلاب کے نظریات بالخصوص علمی نظریات کے حصول میں توسیع، صنعتی، اخلاقی، اقتصادی، سیاسی، عسکری تحریک میں اسی حد تک ترقی اور کامیابی کی منزلوں کو بھی طے کرنے میں آسانی ہوئی ہے۔

رہبر شہید کے مطابق، انقلاب کے پہلے مرحلے کے گزرنے کے ساتھ، اور ایران کے انقلابی معاشرے کے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے، قدموں کو مضبوط کرنا چاہیے اور انقلابی معاشرے کی خود سازی، اجتماعی اور تہذیب سازی میں پہلے سے زیادہ دوسرے مرحلے میں اساسی اور بنیادی چیزوں میں سرگرم ہونے کی ضرورت ہے (بیانات گام دوم) اور تینوں ادوار میں، انقلابی خصوصیات اپنی انقلابی حیثیت کو مستحکم رکھنا ہوگا۔ اور اسلام کی جامعیت کو بیان کرتے ہوئے علمی، اجتماعی، سیاسی، عسکری اور اقتصادی میدان میں پیشرفت اور ترقی اور ولایتی اسلام پر مبنی معاشرے کی ثقافتی ترقی اور علمی تحریک کے لیے امید کے بیجوں کی آبیاری کرتے ہوئے، ملک کے نوجوانوں اور معاشرے میں اسلامی تربیتی نظام اور اسکی ذمہ داری کے جذبے کو پروان چڑھانے اور سماجی تنظیموں بالخصوص حکومتی ذمہ داروں کے کاموں کی نگرانی کے لیے انقلابی معاشرے کو پروان رونق کرتے ہوئے انسانی معاشرے کی نئی تہذیب کے لے ت ماحول فراہم کرنا چاہئے۔



اسلامی انقلاب کے بانی امام خمینیؑ اور رہبر شہید کے تربیتی رہنما اصول اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ نئی اسلامی تمدن کے لیے بنیاد فراہم کرنے والے اہم ترین عوامل میں سے ایک معاشرے کا انقلابی باقی رہنا ہے۔ معاشرے کا انقلابی رہنے کے لیے راہ حل کی تعلیم دینا مابین انقلاب کے قرآنی اور روایتی مہمانی کا خود سازی کے بارے میں تحقیق، معاشرت اور تہذیب سے مطابقت کا جائزہ لینا، جن پر انقلاب کے دوسرے مرحلے کے بیان میں تاکید کی گئی ہے۔ یہ مدد دیتا ہے۔ لہذا یہ تحقیق ایک وضاحتی اور تجزیاتی طریقے سے معاشرے میں انقلابی رہنے کے لیے تربیتی حل کے میدان میں امام خمینیؑ اور رہبر شہید کی آیات، روایات اور رہنما اصولوں کی تحقیق کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

اس تحقیق میں انقلابی معاشرہ ایرانی اسلامی معاشرہ ہے جس میں اسلامی انقلاب برپا ہوا۔ امام خمینیؑ اور رہبر شہید کے تربیتی رہنما اصول وہ بیانات اور تربیتات ہیں جو انقلاب کے ان دو اعلیٰ حکام نے آیات اور روایات کو استعمال کرتے ہوئے افراد اور معاشرے کی تربیت کے لیے پیش کیں۔

امام خمینی (رہ) اور مقام معظم رہبریؑ کی تربیتی ہدایات، ایسے بیانات اور تعلیمات ہیں جو ان عظیم رہنماؤں کی جانب سے پیش کیے گئے ہیں، جن کا مقصد افراد اور معاشرے کی تربیت ہے۔ یہ تعلیمات آیات اور روایات کی بنیاد پر تشکیل دی گئی ہیں تاکہ اسلامی اقدار کے مطابق فرد کی اخلاقی، معنوی اور سماجی تربیت کی جاسکے۔

مقام ولایت کی بنیاد پر، جو اسلامی نقطہ نظر سے ماخوذ ہے، اسلامی بنیادوں پر انقلابی معاشرے کی تربیت کے لیے مندرجہ ذیل تربیتی حکمت عملیوں کا استعمال کیا جانا چاہیے۔

۱. انقلابی معاشرے کی تشکیل میں تربیتی راہ حل

رہبر شہید کی سیاسی بصیرت جس کی بنیاد اسلامی نقطہ نظر سے اخذ کیا گیا ہے، معاشرے میں اسلامی تربیت کے لیے درج ذیل تربیتی حکمت عملیوں کی بنیاد پر تاکید کی گئی ہے اور معاشرے کو اس پر عمل پیرا کیا جانا چاہیے:

۱-۱۔ اسلام کا جامع تربیتی نظام

اسلام ایک جامع دین ہے جو انسان کی زندگی کے تمام پہلوؤں، بشمول سماجی اور سیاسی، کی رہنمائی اور تربیت فراہم کرتا ہے۔ علامہ مصباح زدی کے مطابق، اسلام ایک عالمی دین ہے جسے خداوند نے پوری انسانیت کے لیے خفے کے طور پر بھیجا ہے۔ **قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا** (اعراف/ ۱۵۸) (اور قرآن بطور جامع و کامل بیان کنندہ ہر چیز ہے جو کہ اس کی ہدایت کا راستہ سعادت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ "وَكُنَّا



عَلَيْكَ الْكِتَابُ تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ» (نحل / ۸۹)؛ لہذا ہر چیز جو انسان کو خوشی اور کمال کی طرف رہنمائی کرنے میں کردار ادا کرتی ہے، قرآن میں موجود ہے۔" (طباطبائی، ۱۳۷۴ھ / ۱۲ / ۲۶۹) ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ امام صادق (ع) نے فرمایا: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ حَقِّهِ وَاللَّهُ مَا تَرَكَ اللَّهُ شَيْئًا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْعِبَادُ حَتَّى لَا يَسْتَطِيعَ عَبْدٌ يَقُولُ لَوْ كَانَ هَذَا أَنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَهُ اللَّهُ فِيهِ» (مکین، ۱۴۰۷ھ / ۱۵۹) "بے شک، خداوند تبارک و تعالیٰ نے قرآن میں ہر چیز کا بیان نازل کیا ہے۔ یہاں تک کہ ایک ایسی چیز بھی نہیں چھوڑی جو بندوں کی ضرورت ہو، تاکہ کوئی بندہ یہ نہ کہہ سکے کہ کاش یہ بھی قرآن میں ہوتا۔"

امام خمینی (رحمت اللہ علیہ) نے جامعیت احکام اسلام کے بارے میں خاص طور پر سیاسی اور سماجی مسائل میں فرمایا: دین کا اصل سیاست ہے... اسلام ایک ایسا دین ہے جس کے عبادتی احکام بھی سیاسی ہیں۔ جمعہ کی یہ خطبے، عید کے یہ خطبے، یہ جماعت، یہ مکہ، یہ مشعر، یہ منی، یہ عرفات سب ایک سیاسی مسئلہ ہیں۔ اگرچہ یہ عبادت ہے، لیکن اس کی عبادت میں بھی سیاست موجود ہے۔ اس کی سیاست بھی عبادت ہے۔ (خمینی، بی تا (الف): جلد ۱۱، صفحہ ۴۶۳)۔

رہبر شہید نے فرمایا: "ہم اہل بیت (ع) سے بہت سی چیزیں رکھتے ہیں؛ ایسی چیزیں جو اگر آج پیش کی جائیں، دنیا کو واقعی حیرت میں ڈال دیں گی۔ ہمارے پاس اتنے اعلیٰ معارف ہیں کہ آج انسان ان کا محتاج ہے۔ یہ سب اہل بیت (ع) کی زبان سے ہے، جو اہل بیت کے بیان کے طور پر اور اسلامی تعلیمات کے طور پر پیش کی گئی ہے۔ (رہبر شہید کے بیانات، عالمی مجلس اہل بیت، ۱۳۷۰/۰۴/۰۷)۔

۱-۲۔ امریکی اسلام کے مقابلے میں اسلام ناب محمدی (ص) کی ترویج

امریکی اسلام کے مقابلے میں اسلام ناب محمدی (ص) ایک جامع اور کامل دین ہے جو ہر پہلو کو شامل کرتا ہے؛ یہ فرد کی زندگی سے لے کر اسلامی نظام کے قیام تک سب کو احاطہ کرتا ہے۔ اسلام ناب وہ ہے جو ہماری ذاتی زندگی، خاندان، اور معاشرتی ذمہ داریوں کی وضاحت کرتا ہے، اور یہ اسلامی نظام کے قیام کے حوالے سے بھی ہمارے فرائض متعین کرتا ہے۔ یہ اسلام حقیقی اور خالص ہے۔ (بیانات مقام معظم رہبری ۲۷ ویں سالگرہ رحلت امام خمینیؒ، ۱۳۹۵/۰۳/۱۳) جس میں کوئی کمی یا نقص نہیں ہے اور یہ پیغمبر اکرم (ص) سے امام معصوم (ع) تک بلا انحراف منتقل ہوا ہے۔ اس میں ظلم و ستم کے خلاف جدوجہد، عدل و انصاف کا قیام، اور انسانی حقوق کا دفاع



شامل ہے۔ «هُم مَوْضِعُ سِرِّهِ وَ لَجَأُ أَمْرِهِ وَ عَيْبَةُ عَلَيْهِ وَ مَوْثِلُ حُكْمِهِ وَ كُھُوفُ كُتُبِهِ وَ جِبَالُ دِينِهِ بِهِمْ أَقَامَ انْحِنَاءُ ظَهْرِهِ وَ أَذْهَبَ اِزْتِعَادُ فَرَائِصِهِ» (رضی، ۱۴۱۳) خطبہ (۲)؛ "وہ اس کے راز کا مقام، اس کے امور کا پناہ گاہ، اس کے علم کا خزانہ، اس کے حکم کا ماخذ، اس کی کتابوں کی گہرائیاں اور اس کے دین کی پہاڑیاں ہیں۔ ان کے ذریعے اس نے اپنی کمر کو جھکنے سے روکا اور اس کی چال میں توازن پیدا کیا۔" مَا زَالَتْ الْأَرْضُ إِلَّا وَ لِلَّهِ فِيهَا الْحُجَّةُ يُعَرِّفُ الْحَلَالَ وَ الْحَرَامَ وَ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ (کلینی، ۱۴۰۷: ۱/ ۱۷۸)؛ "زمین ہمیشہ اللہ کے لیے ہے، اور اس میں اللہ کی حجت ہے جو حلال اور حرام کو واضح کرتی ہے اور لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف دعوت دیتی ہے۔" اور ہمیشہ انسان دودو حجّتوں کا مالک ہے ایک پنہانی حجت اور دوسرا انسان کی عقل۔ «إِنَّ لِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجَّتَيْنِ حُجَّةً ظَاهِرَةً وَ حُجَّةً بَاطِنَةً فَأَمَّا الظَّاهِرَةُ فَالرُّسُلُ وَالْأَنْبِيَاءُ وَالْأَكْبِمَةُ عَ وَ أَمَّا الْبَاطِنَةُ فَالْعُقُولُ»۔ (ایضاً: ۱۶)

اسلام امریکہ کے خلاف اسلام ناب کھڑا ہے، جو ایک مسلط کردہ اور گمراہ کن ساخت کے طور پر استکبار اور رجعت پسندوں کی جانب سے پیش کیا گیا ہے۔ مقام معظم رہبر نے فرمایا کہ اسلام ناب، اسلام امریکہ کے مقابل ہے، اور خود اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک شاخہ اسلام متحجر اور دوسرا اسلام سکولر ہے؛ یہ اسلام آمریکائی ہے۔ استکبار اور مادی طاقتوں نے دونوں شاخوں کی حمایت کی ہے اور کرتی ہیں؛ بعض جگہوں پر انہیں وجود میں لاتی ہیں، بعض جگہوں پر انہیں رہنمائی کرتی ہیں، اور بعض جگہوں پر انہیں مدد فراہم کرتی ہیں، جبکہ اسلام ناب کے مقابلے میں علم حاصل کرتی ہیں۔ (بیانات رہبرؑ در مراسم امام خمینیؑ ۲۷ سالگرہ کے موقع پر، ۱۳۹۵/۰۳/۱۴)۔ (بیانات رہبرؑ امام خمینیؑ ۲۷ سالگرہ کے موقع پر، ۱۳۹۵/۰۳/۱۴)۔

۱۔۳۔ ولایت فقیہ اور حکومتی فقہ کا کردار

ولایت فقیہ اور حکومتی فقہ کا کردار یہ ہے کہ یہ اسلامی ذرائع (قرآن، احادیث اور عقل) سے عوام کی ذمہ داریوں کے بارے میں عمیق اور جامع سمجھ بوجھ فراہم کرتا ہے، جو کہ سیاسی، سماجی، ثقافتی اور اقتصادی مسائل میں دین کی بنیادی موجودگی کو یقینی بناتا ہے۔

لِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ وَعِمَادُ هَذَا الدِّينِ الْفِقْهُ»۔ (ابن ابی جمہور، ۱۴۰۵: ۱/ ۵۹)



اور ولی فقیہ کی ہدایات تمام زندگی کے شعبوں کو شامل کرتی ہیں کیونکہ حضرت امام خمینیؑ کے فرمان کے مطابق، فقیہ کے لیے وہ سب کچھ ثابت ہے جو معصوم کے لیے ثابت ہے۔۔ (خمینی، بی تا: (ب) بہر و ہشگاہ علوم انسانی و مطالعات فرهنگی، (۵۱-۵۳)

حکومتی فقیہ میں حاکمیت کا تصور ولایت فقیہ کے قبول کرنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ حکومتی فقیہ میں حاکمیت کا تصور ولایت فقیہ کے قبول کرنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ اس لیے لوگوں کو یہ سکھانا ضروری ہے کہ اسلامی حکومت میں ولایت فقیہ کا کردار کیا ہے، تاکہ وہ جان سکیں کہ ولایت فقیہ ایک مضبوط بنیاد پر قائم ہے۔ (رہبر شہید کے بیانات اعضاء ہیئت علمی امام خمینی کا نفرنس میں، ۸/۱۱/۱۳۰۴) ولایت فقیہ نظام جمہوری اسلامی کا بنیادی ترین اصول ہے۔ (رہبر شہیدؑ کا مختلف لوگوں کے مجمع سے خطاب (۲۱/۰۴/۱۳۶۸)

ولایت کا مطلب ہے الہی حکومت، جس میں خود پرستی، سلطنت و اقتدار خود خواہانہ کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ (بیانات حکومتی کارگزاروں کے ساتھ ملاقات میں " (۸/۰۱/۱۳۰۶)

ولایت، وہ حکومت ہے جس میں حاکم اور عوام کے درمیان محبت، عاطفیت، فکری اور عقیدتی روابط ہوتے ہیں۔ یہ وہ حکومت نہیں ہے جو طاقت کے زور پر قائم ہو یا کسی کودتا کے ذریعے آئی ہو (Khamenei.)

(<https://farsi.khamenei.ir/newspart-index?tid=۱۴۴۵>)

حکومت صرف ایک حکمرانی نہیں ہے، بلکہ یہ دلوں میں اثر ڈالنے اور ذہنوں میں مقبولیت حاصل کرنے کا نام ہے۔ (بیانات در خطبہ ہای نماز جمعہ تہران ۹/۱۲/۱۳۰۶)

رہبری کی ذمہ داری نظام اور انقلاب کی حفاظت ہے۔ (بیانات در دیدار مسئولان و کارگزاران نظام جمہوری اسلامی ایران ۹/۰۴/۱۳۰۹)

ولایت فقیہ، جیسا کہ اسلام نے مقرر کیا ہے اور ہمارے ائمہ نے نصب فرمایا ہے، کسی کو نقصان نہیں پہنچاتی؛ یہ ڈیکٹاٹوری پیدا نہیں کرتی، اور ملک کے مفادات کے خلاف کوئی کام انجام نہیں دیتی۔ فقیہ ان کاموں کو کنٹرول کرتا ہے جو حکومت یا صدر یا کوئی اور ملت کے راستے کے خلاف انجام دینا چاہتا ہو۔ (خمینی بی تا: الف، ۱۰/۵۸) ولایت فقیہ معاشرے کی عزت کا ذریعہ ہے اور لوگوں کی عزت مندی اس کی رہبری کی اطاعت سے حاصل ہوتی ہے؛ "طاعة ولاية الامر تمام العز" (ابن شعبہ حرانی، ۱۴۰۴: ۲۸۳)۔ یہ اطاعت خدا اور رسول



اللہ کی اطاعت کے تحت واجب سمجھی گئی ہے: "أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" (نساء/۵۹)
کیونکہ وہ معصومین (ع) کی طرف سے حجت ہے: "وَأَمَّا الْحَوَادِثُ الْوَاقِعَةُ فَأَرْجِعُوا فِيهَا إِلَى رِوَاةِ
حَدِيثِنَا فَإِنَّهُمْ حُجَّتِي عَلَيْكُمْ وَأَنَا حُجَّةُ اللَّهِ" (حرعالمی، ۱۴۰۹: ۱۴۰/۲۷) اور لوگوں کو اس کے
حکم پر راضی ہونا چاہیے: "فَلْيَرْضَوْا بِهِ حَكْمًا" (کلینی، ۱۴۰۷: ۶۷/۱)

براین اساس، فقہ حکومتی کے دائرہ کار میں ترقی کی کوششیں کی جا رہی ہیں، جس کا مقصد اسلامی حکومت حضرت
حجت (ع) کے قیام کے لیے انقلابی روح کے ساتھ معاشرے میں ولایت پذیری کی تربیت کرنا ہے۔ امام ہادی
(ع) فرماتے ہیں کہ اس سلسلے میں مؤثر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ امام ہادی (ع) فرماتے ہیں:

«لَوْ لَا مَنْ يَبْقَى بَعْدَ غَيْبَةِ قَائِمِنَا مِنَ الْعُلَمَاءِ الدَّاعِينَ إِلَيْهِ وَالدَّالِّينَ عَلَيْهِ وَالدَّائِينَ عَنْ
دِينِهِ بِحُجَجِ اللَّهِ وَ الْمُنْقِذِينَ لَضَعْفَاءِ عِبَادِ اللَّهِ مِنْ شَبَاكِ إِبْلِيسَ وَ مَرَدِّهِ وَ مِنْ فِخَاخِ
النَّوَاصِبِ لَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا أَرْتَدَّ عَنْ دِينِ اللَّهِ وَلَكِنَّهُمْ الَّذِينَ يُمَسِّكُونَ أَرْزَمَةَ قُلُوبِ ضَعْفَاءِ
الشَّيْعَةِ كَمَا يُمَسِّكُ صَاحِبُ السَّفِينَةِ سُكَّانَهَا أُولَئِكَ هُمُ الْأَفْضَلُونَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ»
(مجلسی، ۱۴۰۳: ۶/۲)

اگر ہمارے قائم کی غیبت کے بعد کچھ علماء نہ ہوتے جو اس کی طرف دعوت دیتے، اس کی ہدایت کرتے، اور اس
کے دین کی حجتوں سے دفاع کرتے، اور اللہ کے کمزور بندوں کو ابلیس اور اس کے پیروکاروں کے جال سے
بچاتے، تو کوئی بھی اللہ کے دین سے پلٹ جاتا۔ لیکن یہی وہ لوگ ہیں جو کمزور شیعوں کے دلوں کی باگیں
تھامے ہوئے ہیں جیسے ایک کشتی کا مالک اس کے سکانوں کو سنبھالتا ہے۔ یہی لوگ اللہ کے نزدیک سب سے
بہتر ہیں۔

۱-۳- اسلام اور جمہوریت پر توجہ دینا:

اسلامی اور جمہوری محوریت کی بنیاد پر معاشرے کی پرورش، انقلابی رہنے کے لیے ایک اہم حکمت عملی ہے جس
پر امام خمینیؑ نے بہت زور دیا۔

اصولاً، اس نقطہ نظر کے ساتھ کہ لوگ دین کی عزت و احترام کے مستحق ہیں اور ان کے نظریات اور خواہشات
کو اسلامی حکمران کی توجہ کا مرکز ہونا چاہیے، ایک مسلمان معاشرہ کو اسلام کے مقاصد کے حصول کے لیے تیار



اور انقلابی رکھ سکتا ہے۔ یہ دین، جو ایمان اور مؤمن لوگوں پر اعتماد کو خدا پر ایمان کے ساتھ ساتھ سر اہتا ہے، اس قدر اہم ہے کہ خداوند نے اپنے پیغمبر کو اسلامی حکومت کا منتظم قرار دیتے ہوئے ان کی مؤمنوں پر اعتماد کی توصیف کی ہے۔"

بِهَیْؤَۃٍ مِّنْ بَّالِغَةٍ وَّیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ» (کلمینی، ۱۴۰۷: ۱۵/۲۹۹)۔

رہبر شہید نے عوام کی مرکزیت اور اس کو اسلام کے ساتھ جوڑنے پر زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اسلام اور عوام کا ملاپ اسلامی جمہوریہ بنتا ہے۔ اسلامی جمہوریہ کا مطلب یہ ہے کہ عوام مرکز میں ہیں، مقاصد عوام کے لیے ہیں، اہداف عوام کے ہیں، عوام کی ملکیت اور مفادات ہیں، اور اختیار عوام کے ہاتھ میں ہے۔ یہ سب عوامی ہونے کی علامتیں ہیں: عوام کی رائے، عوام کی خواہش، عوام کی حرکت، عمل، موجودگی اور عزت اسلامی جمہوریہ کے نظام میں شامل ہیں۔ یہ انقلابی ہونے کی بنیادوں میں سے ایک ہے اور اس پر واقعی یقین رکھنا چاہیے۔ (رہبر شہید نے امام خمینیؑ کی ۲۷ ویں برسی کے موقع پر دیے گئے بیانات (۱۴/۰۳/۱۳۹۵))

۱۔ علمی مراکز میں دینی رہبروں کی تربیت کرنا:

انقلابی رہنما معاشرے کا انقلابی رہنما اور ان رہنماؤں کا انقلابی رہنما جو اس میں تربیت پاتے ہیں، پر منحصر ہے۔ کیونکہ مسلمان عوام روحانیت اور مراجع پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی ہدایات کو دل و جان سے قبول کرتے ہیں، یہاں تک کہ اسلام کے راستے میں اپنی جانیں بھی قربان کر دیتے ہیں۔ رہبر شہید انقلاب فرماتے ہیں کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی نظام اسلامی اور انقلابی رہے تو ہمیں چاہیے کہ علمی ادارے بھی انقلابی رہیں؛ کیونکہ اگر یہ ادارے انقلابی نہیں رہے تو نظام انقلاب سے انحراف کے خطرے میں پڑ جائے گا۔ (بیانات رہبر شہید مجمع نمایندگان طلاب اور فضلاء حوزہ علمیہ قم سے ملاقات میں، ۲۵/۱۲/۱۳۹۴)۔

یقیناً انقلابی رہنماؤں کے معیارات کو حقیقی انقلابی علماء کے ذریعے عوام کو سکھایا جانا چاہیے تاکہ وہ موزوں انتخاب کر سکیں۔ ایسے معیارات جیسے کہ خدا، رسول اللہ (ص) اور ائمہ معصوم (ع) کی اطاعت:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (نساء: ۵۹) /

فقاہت جامع دین، مختلف حالات میں دینی فرائض سے آگاہی حاصل کرنا:



مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِمَّنْ قَدْ رَوَى حَدِيثَنَا وَنَظَرَ فِي حَلَالِنَا وَحَرَامِنَا وَعَرَفَ أَحْكَامَنَا فَلْيَبْرِضُوا بِهِ
حَكْمًا فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَلَيْكُمْ حَكِيمًا (کلمینی، ۱۴۰۷: ۶۷)

"خود کو خدا کی راہوں اور مقاصد کے مطابق ڈھالنا، اپنے اندر خود پر قابو پانے کی علمیت پیدا کرنا، نفسانی خواہشات اور تکبر کے خلاف جدوجہد کرنا، دین کی حفاظت کا خیال رکھنا، اور صرف خدا کے احکامات کی اطاعت کرنا۔

«فَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَ الْفُقَهَاءِ صَائِنًا حَافِظًا لِنَفْسِهِ، حَافِظًا لِدِينِهِ، مُخَالَفًا لِهَوَاهُ، مُطِيعًا لِأَمْرِ
مَوْلَاهُ فَلِلْعَوَامِ أَنْ يُقَدِّدُوهُ» (تفسیر منسوب بہ امام عسکری (ع)، ۱۴۰۹: ۳۰۰)

اور جیسے کہ لوگوں کو متحرک کرے تاکہ وہ نہ صرف رہنمائی کے احکامات کی مخالفت نہ کریں، فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ
عَلَيْكُمْ حَكِيمًا فَإِذَا حَكَمَ بِحُكْمِنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُ فَإِنَّمَا اسْتَخَفَّ بِحُكْمِ اللَّهِ وَ عَلَيْنَا رَدُّ وَ الرَّادُّ
عَلَيْنَا الرَّادُّ عَلَى اللَّهِ وَ هُوَ عَلَى حَدِّ الشَّرِّكَ بِاللَّهِ. (کلمینی ۱۴۰۷: ۶۷) بلکہ ایک دوسرے سے آگے
بڑھتے ہوئے رہنمائی کی اطاعت کریں۔

«وَالْإِجَابَةُ حِينَ أَدْعَوْكُمْ وَالطَّاعَةُ حِينَ أَمْرُكُمْ» (رضی، ۱۴۱۴: خطبہ (۳۴))۔

"یہ تعلیمات اور عوام کو آگاہ کرنا ہے جو ماضی میں لوگوں کو انقلابی رکھتے تھے اور مستقبل میں بھی رکھیں گے۔
امام خامنہ ای نے فرمایا: "اگر تمہاری قوم کی آگاہی نہ ہوتی تو کام مشکل ہو جاتے لیکن تمہاری آگاہی ہے جو
دشمن کے راستے کو روک رہی ہے۔"

"تمہاری صبر، وفا اور استقامت کے ساتھ، اور الہی امداد حاصل کرنے کے ساتھ، ہم سب، جہاں بھی ہوں، دو
بھاری ذمہ داریوں کو اپنے سر لے رہے ہیں جنہیں ہمیں بہترین انداز میں انجام دینا ہے۔ پہلی ذمہ داری یہ ہے
کہ انقلاب کی استحکام، عظمت اور عزت کو برقرار رکھیں اور امام کا راستہ قاطعیت کے ساتھ جاری رکھیں اور
اسلام اور انقلاب کے دشمنوں کی باجگیری کے سامنے تسلیم نہ ہوں۔ دنیا کے مشرق اور مغرب کے لوگوں نے
اس انقلاب کو پہچانا ہے اور دنیا کے جابروں نے بھی جمہوری اسلامی سے اپنی توقعات کم کر لی ہیں۔ استعماری
طاقتیں جان لیں کہ ہمارا انقلاب ایک بلند پہاڑ کی طرح ہے کہ اس پر کوئی ضرب نہیں لگائی جاسکتی اور نہ ہی اس
سے کوئی کمی کی جاسکتی ہے۔"



"ہمیں اس اقتدار اور عظمت کو برقرار رکھنا چاہیے۔ مسلم ممالک کی امیدیں انقلاب اور اسلامی جمہوریہ پر اس صلابت کی وجہ سے ہیں۔"

(بیانات سپاہ پاسداران کے رزمندگان اور خمین، دامغان اور گناباد کے علما ایک گروپ کی بیعت کے مراسم میں۔ "۱۳۶۸/۰۴/۰۳")

انقلابی رہنماؤں کی معرفی کرنے سے، لوگوں کو ولایت کا پیرو بنانا ہے جیسا کہ امیر المؤمنین (ع) نے لوگوں سے توقع کا اظہار کیا ہے کہ اپنے نبی کی آل بیت ع کی طرف دیکھو اور اس طرف جائیں جہاں وہ جاتے ہیں، ان کے پیچھے چلو۔ اگر وہ کھڑے ہیں تو تم بھی کھڑے ہو جاؤ اور اگر وہ اٹھتے ہیں تو تم بھی اٹھو، ان سے آگے نہ بڑھو کہ گمراہ ہو جاؤ گے اور ان سے پیچھے نہ رہو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

انظروا اهل بیت نبيكم فالزموا سنتهم واتبعوا اثرهم فلن يخرجوكم من هدى ولكن
يعيدوكم في ردى فان لبدا فالبدا وان نهضوا فانهضوا ولا تسبقوهم فتضلوا ولا
تتأخروا عنهم فتهلكوا»۔ (رضی، ۱۴۱۳: خطبہ ۹۷)۔

۱-۶۔ دین اور انقلاب کے اصولوں اور اقدار میں استقامت

استقامت کا مطلب ثبات اور مداومت ہے۔ (ابن اثیر، ۱۳۶۷ ۴ ۱۲۵) استمرار (فراہیدی، ۱۴۰۹ ۵ ۲۳۳) پائیداری، کھڑے ہونے، درست ہونے ہے۔ (دخدا ۱۳۴۱/۱ ۸۲۷۸) اور اس بات کے پیش نظر کہ اس مادہ کا اصل یعنی قیام قعود کے خلاف ہے اور اس کا اصل معنی کھڑے ہونے اور عمل کی فعلیت ہے؛ استقامت کا مطلب قیام کی طلب ہے اور استمرار اور استقامت اس اصل معنی کے لوازم میں شمار ہوتے ہیں (مصطفوی، ۱۳۶۸ ۹ ۳۴۱)

لہذا کسی بھی کام میں استقامت کا مطلب اس کے تحفظ میں ثابت قدم رہنا اور اس کا حق پورا کرنا ہے۔ (طباطبائی، ۱۳۷۴، ۱۱، ۶۴)

دین میں استقامت نہ صرف معاشرے کو انقلابی رکھتی ہے بلکہ اس کی سب سے بڑی سعادت بھی یہی ہے کہ اس کے پیغامات اچھے ہیں۔ امام علی علیہ السلام نے فرمایا: «أفضل السعادة استقامة الدين» (تمیمی آمدی، ۱۴۱۰/۱۸۶)

سب سے بڑی خوشی، دین میں استقامت اور پائیداری ہے اور امام نے مزید فرمایا۔"



عليك بمنهج الاستقامة فَإِنَّهُ يُكْسِبُكَ الكرامة ويكفيك البلامة» (ایضاً: ۴۴۵)

"تم استقامت کی راہ اختیار کرو، کیونکہ یہ کام تمہیں کرامت عطا کرتا ہے اور تم پر سرزنش کو روک دیتا ہے۔" امام خمینی (رضی اللہ عنہ) نے اس آیت کا حوالہ دیتے ہوئے۔ و استقيم كما أُمِرْت فرماتے ہیں کہ یہ استقامت اس بات کی وجہ بنی کہ اگرچہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور تمام طاقتوروں کی قوتیں ان کے خلاف تھیں، یہاں تک کہ مکہ میں وہ کھل کر دعوت نہیں دے سکتے تھے، لیکن وہ اس بات سے مایوس نہیں ہوئے کہ وہ کھل کر لوگوں کو دعوت نہیں دے سکتے۔ دعوت زیریں تھی، وہ ایک ایک کر کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے رہے، یہاں تک کہ جب وہ مدینہ تشریف لے گئے تو انہیں لوگوں کو قیام کے لیے دعوت دینے کا حکم دیا گیا۔ "قُلْ إِنَّمَا أَعْظُمُ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ (سبأ ۴۶)؛

یہاں جمعی قیام کی دعوت ہے؛ اور اہم بات قیام اللہ اور خدا کے راستے پر استقامت تھی جو پیغمبر (ص) کو فتح دلائی (خمینی پنا (الف)، ۷/ ۲۴۵-۲۴۴)۔

امام (رہ) نے اپنی معاشرے کی استقامت کو خدا کے راستے پر ثابت قدم رہنے اور مغرب اور مشرق کی طرف انحراف نہ کرنے میں سمجھا ہے۔»

فرماتے ہیں کہ ہم سب مکلف ہیں، تمام مرد اور خواتین مکلف ہیں کہ لوگوں کو راہ مستقیم کی طرف دعوت دیں، اسی صراط اللہ، یعنی اللہ کے راستے کی طرف جو راستہ مستقیم ہے اور انحرافات سے بچائیں۔ نہ ہم اس طرف منحرف ہوں جو مکمل طور پر دیکتاوری ہے اور نہ ہی مغرب کی طرف جہاں ظلم و ستم ہے اور جو حقوق بشر کے نام پر تمام انسانی حقوق کو لوٹ رہا ہے۔» (ایضاً ج ۹/ ص ۵۱۴)

مقام معظم رہبری نے بھی آیت «فَاسْتَقِمُّ كَمَا أُمِرْت وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ» (ہود) (۱۱۲) کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا: استقامت کا مطلب راستے پر پائیداری کو برقرار رکھنا ہے؛ درست سمت میں آگے بڑھنا۔ اس آیت میں اس راستے کے برعکس طغیان کو رکھا گیا ہے؛ اور لا تطغوا کا مطلب سرکشی ہے، منحرف ہونا۔ پیغمبر (ص) سے کہا گیا ہے کہ نہ صرف آپ بلکہ جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ بھی اس راستے کو درست طریقے سے جاری رکھیں اور منحرف نہ ہوں؛ اِنہ بما تعملون بصیر۔ (تہران حرم امام خمینی (رہ) نماز جمعہ کے خطبے سے خطاب (۱۴/۰۳/۱۳۸۹))



دین میں استقامت کے مصادیق میں سے ایک اسلامی انقلاب کے اصولوں کی حفاظت ہے۔ یعنی اسلام، اسلام پر بنی آئین، امام کی ہدایات، امام کا وصیت نامہ، نظام کی کلی پالیسیاں جو آئین میں متعین کی گئی ہیں۔

۷۔ ۱۔ لوگوں کو اسلامی نظام کی حفاظت کو ضروری سمجھنے سے متعلق وضاحت۔

- قرآنی نقطہ نظر کی تعلیم دینا کہ دینی نظام کا قیام اور اس کی حفاظت سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے اور سب کو چاہیے کہ وہ اتحاد اور یکجہتی کے ساتھ اس کی حفاظت کریں، شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَ الَّذِي أُوحِيَنا إِلَيْكَ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى وَ عِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوا» (شوریٰ/ ۱۳)، انقلابی رہیں اور اسلامی نظام کی حفاظت کی کوشش کریں۔ اپنی تمام تر قوتوں کو استعمال کریں تاکہ اسلامی نظام دشمنوں کے گزند سے محفوظ رہے۔ «وَ أَعِدُوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَ مِنْ رِباطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَ عَدُوَّكُمْ»۔ (انفال/ ۶۰)

نظام اسلامی کے تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ نظام کو نقصان پہنچانے والے امور کو پہچانا جائے اور ان کے وقوع کو روکا جائے۔ (تمیمی آمدی، ۱۴۱۰/ ص ۸۰۰)

رہبر شہید نے بھی بارہا اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ "نظام کو محفوظ رکھنا واجب ہے اور تمام امور سے زیادہ اہم ہے۔ نظام کے بھی کچھ واضح حدود ہیں جن میں سے ایک اخلاقی اور ثقافتی حدود ہیں، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ انہیں محفوظ رکھنا چاہیے۔" (مقام معظم رہبری کے بیانات، طلباء سے ملاقات میں، ۳۱ مرداد ۱۳۸۹ء)۔

اسلامی نظام کے تحفظ کے لیے عوامی مسلسل کوشش اور محنت ہر ممکن طریقے سے جاری رہنا چاہئے۔ "امیر المؤمنین علیہ السلام کا فرمان ہے: جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَيْدِيكُمْ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرُوا فَجَاهِدُوا بِأَلْسِنَتِكُمْ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرُوا فَجَاهِدُوا بِقُلُوبِكُمْ»۔ (نوری، ۱۴۰۸: ج ۱۱ ص ۱۶) ضروری ہے کہ وہ لوگ جو مختلف حالات میں (بحران، جنگ، امن، اور مختلف علمی، منطقی، اقتصادی، ثقافتی اور سیاسی میدانوں میں) جہاد کرتے ہیں؛ سب سے بہترین لوگ ہوتے ہیں۔ خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ حَبَسَ نَفْسَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُجَاهِدُ أَعْدَاءَهُ يَلْتَمِسُ الْمَوْتَ أَوْ الْقَتْلَ فِي مَصَافِهِ» (ایضاً ص ۱۷)



امام علی (ع) ایسی صفات کے حامل افراد کے بارے میں فرماتے ہیں: --- حَمَلُوا أَبْصَارَهُمْ عَلَى أَسْيَافِهِمْ وَ دَانُوا لِرَبِّهِمْ بِأَمْرِ وَعَظِهِمْ» (رضی، ۱۴۱۳ خطبہ ۱۵۰)؛ ان لوگوں نے اپنی بصیرت کو اپنے تلواروں پر رکھا اور اپنے رہنما کے حکم کے مطابق اپنے پروردگار کے قریب ہو گئے۔ قرآن کے نقطہ نظر میں، مقدس الہی مقاصد کی پیش رفت کے لیے مسلسل جدوجہد اور کوشش ہر شخص کی ذمہ داری ہے، چاہے وہ دو افراد کی صورت میں ہو، یا ایک فرد کی، یا کسی گروہ کی۔ قُلْ إِنَّمَا أَعْظَمُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلِي وَ فُرَادَى»۔ (سبأ) (۴۶) اور اس کے نتیجے پر جو دائمی سعادت ہے، وہ اس کے نصیب میں آ گیا۔ «الَّذِينَ آمَنُوا وَ هَاجَرُوا وَ جَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَ أُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ»۔ (توبہ)۔ (۲۰)

دین کی ہمہ جہتی دفاع اور اولیاء الہی کی حیثیت کا دفاع کے لئے منصوبہ بندی کرنا دینی میں استقامت کا سبب بنتا ہے۔ دینی تعہد اور انقلابی روایات کو دیکھیں جو عمار یاسر کی تھی جسے رسول خدا (ص) نے سراہا۔ عمار یاسر اور ان کا ایک ساتھی جنگ احد کے بعد مدینہ کے کچھ یہودیوں سے روبرو ہوئے یہودیوں نے طنزاً عمار اور اس کے ساتھی سے کہا:

"تو وہ الہی مدد اور فتح کا وعدہ کہاں گیا جو نبی نے تمہیں دیا تھا؟ خدا اور اس کے فرشتے کہاں تھے کہ تمہارے نبی کی، جو اتنے زخمی ہوئے، حفاظت کرتے؟ تم نے اتنی لڑائیاں کیں، حمزہ اور تمہارے دوسرے بہادر شہید ہو گئے۔" عمار کا ساتھی واپس مڑا اور کہا: "اللہ تم پر لعنت کرے، میں تم سے بات نہیں کرتا۔ تم ایمان کو کمزور کرتے ہو۔" اور وہ چلا گیا۔ لیکن عمار کھڑا ہوا اور کہا: "ہماری شکست ہماری غلطی تھی، یہ نبی کے وعدے کی وجہ نہیں۔ نبی نے ہمیں وعدہ کیا تھا کہ اگر ہم اس کی بات مانیں گے تو جیتیں گے، ہم نے نہیں مانی اور ہار گئے۔ اگر ہم سنتے تو ہارتے نہیں۔" جب رسول خدا (ص) نے عمار یاسر کو دیکھا اور رپورٹ طلب کی، عمار نے بیان کیا۔ رسول خدا (ص) نے فرمایا: "تمہارا ساتھی جو ان سے بحث نہیں کرتا، اچھا آدمی ہے، لیکن تم نے دین خدا کا دفاع کیا اور تم اللہ کی راہ میں مجاہدین میں سے ہو جنہیں خدا نے دوسروں پر فضیلت دی ہے۔" (التفہیر الامام الحسن العسکری (ع)۔ (۱۴۰۹ ص ۵۱۷)



۸-۱۔ امام کی تربیت بطور "انقلابی"، متقی اور مؤمن

انقلابی باقی رہنے والے معاشرے کے لیے ایک انقلابی حل یہ ہے کہ امام کو بطور ایک مؤمن، متعبد اور انقلابی نمونہ نسلوں تک پہنچایا جائے۔ ان تعلیمات کے تسلسل سے یہ روک تھام ہوتی ہے کہ نسلوں کے بدلنے کے ساتھ انقلابی جذبہ معاشرے سے ختم ہو جائے۔ اسی لیے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نمونہ بنانا قرآن کی ایک مسلسل نصیحت ہے، جو فرماتا ہے: «لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن يَرْجُو اللَّهَ (احزاب/۲۱)؛ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نمونہ ہونا ہر معاملے میں شامل ہے، بشمول ایمان، عبادت اور انقلابی ہونا۔ چونکہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سنت انقلابی عمل کرنا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ معاشرے کو ان کی سنت کے مطابق عمل کی طرف مائل کیا جائے۔ امام زین العابدین (علیہ السلام) فرماتے ہیں: «إِنَّ أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ عِنْدَ اللَّهِ مَا عَمِلَ بِالسُّنَنِ وَإِنْ قَلَّ (کلبی، ۱۳۰۷، ۷۰) بے شک اللہ کے نزدیک سب سے بہتر عمل وہی ہے جو سنت کے مطابق کیا جائے۔

ائمہ (علیہم السلام) رسول اللہ کے جانشین اور فقہاء کو معصوم حضرات (علیہم السلام) کے عمومی نائب کے طور پر بھی نیک نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے حضرت امام خمینی (رحمۃ اللہ علیہ) کا ایمان، عبادت اور انقلابی کردار بطور نمونہ، مقام معظم رہبر کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا:

"وہ ایک وصف اور عنوان جو ہمارے عظیم الشان امام راحل کے بارے میں کم استعمال ہوا ہے اور کم اس لقب سے پکارا گیا ہے، وہ ایک جامع وصف ہے، جسے میں اس طرح بیان کرتا ہوں: مؤمن، متعبد اور انقلابی۔ ہم امام کو کئی صفات کے ساتھ بیان کرتے ہیں، لیکن یہ وصف ایک جامع وصف ہے؛ وہ مؤمن ہے، متعبد ہے اور انقلابی ہے۔" (امام خمینی کی ۲۷ ویں برسی کی تقریب میں رہبر شہید کے بیانات، ۲۰۱۵/۱۳/۰۳)۔

۹-۱۔ عالمی استکبار کی سازشوں کے خلاف معاشرے میں بصیرت افزائی

مقام معظم رہبری فرماتے ہیں: بصیرت یہ ہے کہ آپ جانیں کہ آپ کا مقابلہ کس کے ساتھ ہے، جانیں کہ وہ آپ کے بارے میں کیا سوچتا ہے، جانیں کہ اگر آپ اپنی آنکھیں بند کر کے سوچے بغیر آگے بڑھے تو آپ کو نقصان پہنچے گا؛ یہی بصیرت ہے۔ (بیانات رہبری اصفہان کے لوگوں سے دیدار میں ۲۶/۸/۱۳۹۵) (من جملہ بصیرت آور ہوشیاری میں سے ایک اسلامی نظام کے دشمنوں کی ثقافتی، اعتقادی، سیاسی اور اخلاقی سازشوں سے آگاہی ہے۔ یہ انقلاب کے صحیح راستے اور مخرف خطوط کو ملانے سے روکتا ہے جنہیں دشمنوں نے آراستہ کیا ہے



اور اس سے معاشرہ انقلابی رہتا ہے۔ امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: «وَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ لَنْ تَعْرِفُوا الرَّشْدَ حَتَّى تَعْرِفُوا الَّذِي تَرَكَهُ وَلَنْ تَأْخُذُوا بِبَيْثَاقِ الْكِتَابِ حَتَّى تَعْرِفُوا الَّذِي نَقَضَهُ وَلَنْ تَمْسُكُوا بِهِ حَتَّى تَعْرِفُوا الَّذِي نَبَذَهُ» (رضی، ۱۴۱۲ خطبہ (۱۴۷))

جان لو کہ آپ کبھی بھی خوشحال ترقی و ارتقا کو نہیں پہچان سکتے، جب تک ان لوگوں کو نہ جان لیں جنہوں نے اس راستے کو چھوڑ دیا۔ آپ کبھی بھی کتاب کے عہد کو مضبوطی سے نہیں تھام سکتے، جب تک انہیں نہ جان لیں جنہوں نے اس عہد کو توڑا ہے اور اسکی خلاف ورزی کی ہے۔ آپ کبھی بھی حق کی طرف درست طریقے سے وابستہ نہیں ہو سکتے، جب تک اسے نہ جان لیں جس نے اسے ترک کر دیا۔ یعنی دشمن اور دشمن کے راستے کو پہچاننا ہی آپ کو اس کے مقابل میں موجود صحیح راستے کی واضح شناخت کروا سکتا ہے۔ امام علیؑ نے معاویہ کے نام کسی خط میں، اس کی برپا کردہ فتنہ انگیزیوں کی وضاحت کرتے ہوئے، صرف "اہل البصائر" (بصیرت رکھنے والوں) کو اس فتنے سے محفوظ رہنے والا قرار دیا ہے۔ "امام (ع) نے جنہوں نے جنگِ جمل کو جنم دیا، انہیں بے بصیرت اور شیطان کا حزب قرار دیا ہے، اور اپنی بصیرت کو اس جنگ میں حق کے طرف میں شامل ہونے کا عامل قرار دیا ہے (خطبہ ۱۰)۔ بلاشبہ امام (ع) بصیرت کو شک و تردید کی جہالت سے نجات دینے والی چیز، یقین پیدا کرنے والی روشنی اور فتنوں کے وقت اللہ کے دوستوں کی ہدایت کا ذریعہ سمجھتے ہیں (خطبہ ۳۸)۔ نیز، دینی بصیرت کا اخروی اثر قیامت کے دن سرخروئی ہے (تمیمی آمدی، ۱۴۱۰: ۶۳۹)۔

۱۰۔ مظلوموں اور محروموں کی حمایت کا جذبہ پیدا کرنا

ظالموں کے خلاف لڑنے اور مظلوموں اور محروموں کی حمایت کرنے کے جذبے کو پروان چڑھانا معاشرے کو انقلابی بنادے گا۔ امام خمینیؑ نے فرمایا: "اور ایک اہم چیز جس کی مجھے وصیت کرنی ہے وہ ہے خدا کے بندوں کی مدد کرنا، خاص طور پر معاشرے کے محروم اور غریب، مظلوم اور بے گھر ہیں، ان کی خدمت کے لیے جو کچھ ہو سکے وہ کریں۔ جو آپ کا بہترین طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ اور پیارے اسلام کے لیے بہترین خدمات میں سے ایک ہے۔ اور ان کی خدمت کے لیے آپ سے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ کریں۔ متکبروں اور جابروں کے خلاف جدوجہد میں مظلوم اور ان کی حمایت کریں" (خمینی، بی تا (ع)، جلد ۱۶، صفحہ ۲۲۲)۔ رہبر شہید کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی، عوام یا تحریک محروموں سے لا تعلق ہے یا دنیا کے مظلوموں سے لا تعلق ہے تو اس میں یہ انقلابی



اشاریہ موجود نہیں ہے۔ (امام خمینی کی وفات پر ۲۰۱۵/۱۴/۰۳)۔ چنانچہ امام علی علیہ السلام اس دینی فریضے کا حکم دیتے ہیں: "ظالم کا دشمن بنو اور مظلوم کی مدد کرو" (رضی، ۱۴۱۴ھ، خط ۷۷)۔

۱۱-۱۔ زندگی کی سادگی اور افسروں کی اشرافیہ کی نفی

اسلامی جمہوریہ کے عہدیداروں اور منتظمین اور مدارس کے علماء کی سادہ زندگی، جن کا اصل مقصد لوگوں کو اسلام اور انقلاب کی طرف راغب کرنا ہے، اسلامی معاشرے کے انقلابی رہنے کا حل ہے۔ اور اس سے غریب لوگوں کو اپنی غربت کا غم نہیں ہوتا۔ امیر المومنین (علیہ السلام) نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے عدل کے پیشواؤں پر فرض کیا ہے کہ وہ لوگوں کی کمزوریوں پر اپنی قدر کریں تاکہ غریبوں سے ان کا موازنہ نہ کیا جائے۔ فقیر کا "روح" (کلینی، ۱۴۰۷ھ، جلد ۱، صفحہ ۴۱۱)؛ اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کے قائدین کو فرض کیا ہے کہ وہ خالی ہاتھ اپنے آپ کو برابری پر کھڑا کریں تاکہ غربت ان کے لیے پریشانی اور پریشانی کا باعث نہ ہو۔ امام خمینیؑ نے فرمایا: اگر تم باطل کے سامنے بے خوف ہو کر کھڑے ہونا چاہتے ہو اور حق کا دفاع کرنا چاہتے ہو اور تمہاری سپر پاور اور ان کے جدید ہتھیار اور ان کے شیاطین اور سازشیں تمہاری روح پر اثر انداز نہ ہوں اور تمہیں میدان سے باہر نہ نکالیں۔ پھر زندگی گزارنے کی عادت بنالیں اور اپنے دل کو مال و دولت، مقام و مرتبے سے جوڑنے سے گریز کریں۔۔۔" (خمینی، بی تا (ع)، جلد ۱۸، صفحہ ۷۷)۔

۱۱-۲۔ معاشرے میں عدل و انصاف قائم کرنے کے لئے کوشش

چونکہ یہ انبیاء کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک ہے، اس لیے معاشرے میں عدل و انصاف کا قیام (حدید، ۲۵) اسلامی انقلاب کو معاشرے میں زندہ رکھتا ہے۔ اسلامی انقلاب عدل سے جڑا ہوا ہے اور رہبر شہید کے بقول انصاف یقینی طور پر اعلیٰ ترین نظریات اور اقدار میں سے ایک ہے جس کے لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے۔ بیان بازی سے انصاف نہیں ہو سکتا۔ بلاشبہ انصاف ایک مشکل چیز ہے۔ انصاف کا نفاذ سب سے مشکل کاموں میں سے ایک ہے (طلبہ کی ایک گروپ میٹنگ میں بیانات، ۲۰۱۷/۰۷/۰۳)۔

رہبر شہید فرماتے ہیں: انصاف انسانی زندگی کی بنیاد ہے۔ تم امام زمان (عج) کی جلد ظہور کی دعا بھی کر رہے ہو اور کہہ رہے ہو کہ وہ عدل قائم کرنے کے لیے آئیں گے۔ "زمین عدل و انصاف سے بھری ہوئی ہے جس طرح وہ ظلم اور ناانصافی سے بھری ہوئی ہوگی" (ابن بابویہ، ۱۳۹۵ھ، جلد ۲، صفحہ ۴۲۳) اگرچہ وہ شریف انسان معاشرے میں دین، تقویٰ اور اخلاقیات کا ٹیکہ لگائے گا۔ لیکن تم یہ نہیں کہتے کہ اللہ زمین کو دین سے بھر



دے۔" بلکہ آپ کہتے ہیں: "صرف"۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انصاف انسانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے (عدلیہ کے سربراہ اور حکام کے اجلاس میں بیانات، ۲۰۱۸/۰۵/۰۴)۔

۱۳-۱۔ سیاسی گروہوں کے متنازعہ مسائل کو واضح کرتے ہوئے معاشرے میں لفظ کی وحدت کو برقرار رکھنا

سیاسی گروہوں کے اختلافی مسائل کو واضح کرتے ہوئے معاشرے میں کلمہ کی وحدت کو برقرار رکھنا معاشرے کے انقلاب سے وابستہ رہنے کا ایک حل ہے۔ قرآن اتحاد و اتفاق کو مومنین کے لیے سب سے اہم اسلامی فرائض قرار دیتا ہے (آل عمران، ۱۰۳) اور رسول اللہ (ص) نے مومنوں کو بھائی قرار دیا اور اسلامی برادری کو اتحاد کی طرف بلایا (کلبینی، ۱۴۰۷ء، جلد ۱، صفحہ ۴۰۴) "اتحاد" نے اسے رحمت کا ذریعہ اور تقسیم کو عذاب کا سبب سمجھا (پیانہ ۱۳۸۲، صفحہ ۴۳۳)، اور امام علی (ع) نے جماعت کے حوالے خدا کی مدد کو سمجھا اور افراد اور گروہوں کو تقسیم کے خلاف خبردار کیا (ابن ابی الحدید، ۱۴۰۴ء، جلد ۸، صفحہ ۱۱۲)۔

امام خمینیؑ نے مسلمانوں کے کلمہ کے اتحاد میں دنیا پر اسلام کی بالادستی کو سمجھا اور قائدین اسلام کے آپس میں کلمے کے اتحاد پر زور دیا (خمینی، بی تا (ع)، جلد ۲، صفحہ ۳۵)۔

رہبر شہید کا یہ بھی کہنا ہے: بنیادی ترین کاموں میں سے ایک یہ ہے کہ کلمہ کی وحدت اور اتحاد کو برقرار رکھا جائے۔ قوم کے ارکان کو ہوشیار رہنا چاہیے کہ چھوٹے چھوٹے اختلاف اور ذوق کے اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کا سامنا نہ کریں۔ وہ بتائیں کہ اس قوم کی طاقت اتحاد میں ہے۔ لوگوں کا اتحاد، مختلف سماجی گروہوں کا اتحاد، ملک میں رہنے والے مختلف نسلی گروہوں کا اتحاد، ملک کے حکام کا عوام کے ساتھ، عوام کا ملک کے حکام کے ساتھ؛ یہ ہے کہ یہ اس ملک کو اختیار دیتا ہے، اور اس نے اب تک اختیار دیا ہے، اور خدا کا شکر ہے کہ یہ اختیار ہے۔ اس [اقتاری] کو برقرار رکھیں (اساتذہ اور معلمین کی میٹنگ میں بیانات، ۲۰۱۸/۱۱/۰۲)۔

۲۔ انقلابی معاشرے کے لیے نقصان دہ مسائل کی روک تھام

انقلابی معاشرے کو نقصان پہنچانے والی چیزیں یہ ہیں:

۱۲-۱۔ انتہا پسندی

رہبر شہید انقلابی ہونے اور انتہا پسندی دو الگ چیزیں ہیں جو آپس میں کوئی مطابقت نہ رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ انقلابی ہونا شدت پسندی اور افراطی گری کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا:



بالکل، یہ بھی سب کو نصیحت کرنی چاہیے کہ انقلابی قوتوں کو شدت پسندی کا الزام نہ لگائیں؛ کچھ لوگ ایسے ہی پسند کرتے ہیں۔ انقلابی عنصر، انقلابی نوجوان، انقلابی طالب علم، انقلابی عالم، انقلابی مدرس چاہے کسی بھی سطح پر ہوں، ان پر شدت پسندی کا الزام لگانا درست نہیں؛ یہ بھی ایک انحراف ہے جو دشمن کے ہاتھ سے انجام پاتا ہے؛ یہ بات واضح ہے۔ اس لیے نہ اس طرف جانا چاہیے، نہ اس طرف۔

<https://farsi.khamenei.ir/newspart->

(۶۱۴۵۵#۱۸۰۳&tid=۱۳۸۹&year=۲&nt=۱۰۳۵۷index?id=

۲-۲۔ دشمنوں کے نظریات اور پالیسیوں کے خلاف غیر فعال طور پر کام کرنا

رہبر شہید اس بارے میں فرماتے ہیں: بہر حال ثقافتی یلغار کے سامنے سب سے بدترین کام غیر فعالی ہے؛ سب سے برا کام غیر فعالی ہے؛ سب سے زیادہ نقصان دہ کام غیر فعالی ہے۔ ثقافتی یلغار ہمیں سست اور غیر فعال نہ بنائے؛ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ٹھیک ہے، ہم اس کے مقابلے میں کوئی کاروائی نہیں کر سکتے، لیکن ہم غیر فعال نہیں ہوں گے۔ غیر فعال ہونا اور دشمن کی یلغار کو قبول کرنا ایک غلطی ہے جس سے بچنا چاہیے۔

<https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=۲۴۷۲۱>

۲-۳۔ افراتفری اور لاقانونیت

امام خمینیؑ نے فرمایا: اسلام کے ضوابط ہیں۔ اسلام ہرج و مرج نہیں کہ ہر کوئی اپنی مرضی سے کچھ بھی کرے۔ اسلام کے قوانین ہیں اور ان قوانین پر عمل کرنا لازم ہے۔ (شمینی، بی تا (الف)، جلد ۱۱، صفحہ ۳۱۴)۔

۲-۴۔ ناخوشگوار حالات کے موقع پر مایوسی اور ناامیدی کی تبلیغ

رہبر شہید کی شہادت کے بعد آپ کی ایک بات گویا ایسے لگ رہا ہے جیسے آپ سالوں سال پہلے سے اپنی ملت کی ان حالات کے لئے تیاری اور تربیت کر رہے تھے:

"میں ہر میدان میں مستقبل کو روشن دیکھتا ہوں؛ بعض لوگ کبھی کبھار کوئی چیز یا واقعہ دیکھتے ہیں جو ان کے لیے نامطلوب ہوتا ہے، فوراً ان کے دل مایوس ہو جاتے ہیں؛ میں بالکل ایسا نہیں ہوں۔ ہر واقعہ کے ساتھ ممکن ہے کچھ نامطلوب پہلو بھی پیدا ہوں؛ یہ سب جگہ موجود ہیں، ماضی میں بھی تھے؛ پیغمبر اور امیر المؤمنین (علیہما السلام) کے زمانے میں بھی تھے، اس میں کوئی شک نہیں؛ لیکن مجموعی طور پر، عام طور پر لوگ درست سمت پر ہیں، ان شاء اللہ ایک اچھی جہت میں ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مدد کرے تاکہ آپ بھی اور ہم بھی



ان شاء اللہ اپنے فرائض ادا کر سکیں۔" (<https://farsi.khamenei.ir/speech->

[32493content?id=](https://farsi.khamenei.ir/speech-32493content?id=)

۵-۲۔ توہین آمیز رویہ

"ایک مومن انقلابی توہین آمیز رویوں سے دور رہتا ہے۔ امام صادق (ع) فرماتے ہیں: «إِنَّ اللَّهَ فَوْضَ إِلَى الْمُؤْمِنِ أَمْرَهُ كُلَّهُ وَلَمْ يُفَوِّضْ إِلَيْهِ أَنْ يَكُونَ ذَلِيلًا أَمَا تَسْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ: «وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ» (منافقون ۸) «فَالْمُؤْمِنُ يَكُونُ عَزِيزًا وَلَا يَكُونُ ذَلِيلًا قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَعَزُّ مِنَ الْجَبَلِ لِأَنَّ الْجَبَلَ يُسْتَقَلُّ مِنْهُ بِالْمَعَاوِلِ وَالْمُؤْمِنُ لَا يُسْتَقَلُّ مِنْ دِينِهِ بِشَيْءٍ» (طوسی، ۱۴۰۷: ۱/۶۱۷۹)؛

"مؤمن کو مکمل طور پر اُس کے حال پر چھوڑ دیا گیا ہے، لیکن اُسے یہ حق نہیں کہ وہ خود کو ذلیل کرے۔ کیا تم نے خدا کا یہ فرمان نہیں سنا کہ 'عزت اللہ، اُس کے رسول اور مؤمنوں کے لیے ہے؟' پس مؤمن ہمیشہ عزیز ہوتا ہے اور ذلیل نہیں ہوتا۔ پھر امام (ع) نے مزید فرمایا: مؤمن دینی عزت کی حفاظت میں پہاڑ سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے، کیونکہ پہاڑ کو لوہے کی کلباڑیوں اور دھماکوں سے توڑا جاسکتا ہے، لیکن مؤمن کو کوئی چیز اُس کی ایمانی عزت سے جدا نہیں کر سکتی۔"

۶-۲۔ موقع پر عمل اور کاروائی میں تاخیر

رہبر شہید نے دشمن پر فتح کے شرائط میں تاخیر نہ کرنے کو اہم قرار دیتے ہوئے فرمایا: "فَلَمَّا رَأَى اللَّهُ صِدْقَنَا أَنْزَلَ بَعْدُونَا الْكَبْتَ وَأَنْزَلَ عَلَيْنَا التَّصَرُّ - امیر المؤمنین نے نہج البلاغہ میں فرمایا: مخلص ہو کر میدان میں داخل ہو جاؤ، ثابت قدم رہو، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کو شکست دے گا اور تمہیں نصرت دے گا۔ یہ ایک عمومی قاعدہ اور قانون ہے۔ یہ قاعدہ انقلاب میں بھی عمل میں آیا؛ لوگوں نے مخلص ہو کر میدان میں قدم رکھا اور ثابت قدمی کی۔ میں اور آپ جب... ثابت قدمی کریں، بصیرت دکھائیں، بروقت اقدام کریں، درست بات کریں، درست عمل کریں، مخلص ہو کر میدان میں اتریں،... فتح ہماری ہے۔"

(<https://farsi.khamenei.ir/newspart->

[1899&tid=1393&year=2&nt=26946index?id=](https://farsi.khamenei.ir/newspart-1899&tid=1393&year=2&nt=26946index?id=)



۷-۲۔ بیرونی طاقتوں پر انحصار

آیہ کریمہ «وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا» (النساء/۱۲۱) اور حدیث «الإسلام يعمل ولا يعمل عليه» (ابن بابویہ، ۱۴۱۳: ۳۳۴/۴) کی روشنی میں، کافروں خصوصاً مستکبر قوتوں اور ان کی حکومتوں پر انحصار بالکل جائز نہیں ہے۔ اور اگر کوئی اسلامی حکومتیں ان کے زیر اثر اور وابستہ ہیں تو انہیں چاہئے کہ اس وابستگی کو ترک کریں اور اپنی قوموں پر انحصار کریں اور علمائے اعلام اور اسلامی علمی معاشرے کے محترم خطباء اور اسلامی ممالک کی حکومتوں کو پکاریں کہ وہ بڑی بیرونی طاقتوں پر اپنی وابستگی چھوڑ دیں اور اپنی قوم کے ساتھ تقاضا قائم کریں؛ اس صورت میں کامیابی ان کے قدم چومے گی۔» (خمینی، بی تا (ع)، جلد ۲۱، صفحہ ۴۲۸)۔

۳۔ جدید اسلامی تہذیب پر انقلابی معاشرے کی تربیت کے اثرات

انقلاب پسند معاشرے کی تربیت کے حوالے سے آیات، روایات اور امام و رہبری کی ہدایات کی روشنی میں تیرہ (۱۳) تعلیمی و تربیتی حکمت عملیوں کا جدید اسلامی تمدن کے قیام میں کردار درج ذیل نکات پر خلاصہ کیا جا سکتا ہے:

اسلام کو بطور جامع اور کامل دین مدرسے اور یونیورسٹی میں پڑھانا جدید اسلامی تمدن کے بنیادی خاکے کو واضح کرتا ہے اور اس کی ایک مطلوبہ تصویر معاشرے کو پیش کرتا ہے۔

اسلام ناب محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو امریکی اسلام کے مقابلے میں فروغ دینا جدید اسلامی تمدن کو مغربی تمدن سے ممتاز کرنے میں وضاحت فراہم کرتا ہے۔

فقہ حکومتی کی ترقی آج اور آنے والے کل میں روحانیت، حکومت، اداروں اور عوام کے سماجی ڈھانچے میں ذمہ داریوں کو واضح کرتی ہے۔ نیز، فقہ حکومتی کی ترقی کے ذریعے جدید اسلامی تمدن سازی کے راستے میں کوئی ابہام بغیر وضاحت کے نہیں رہتا اور کوئی سوال بغیر جواب کے باقی نہیں رہتا۔ اسی لیے یہ مادی اور معنوی تمام اقسام کی ترقیات اور جدید اسلامی تمدن کی تعمیر کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔

اسلام اور جمہوریت کی محوریات پر انحصار اس حقیقت پر زور دیتا ہے کہ اسلام بطور جامع دین، انسان کی حقیقتوں اور وجود کی تشکیل کو بخوبی پروان چڑھا سکتا ہے اور اسلامی معاشرے کو ایک متحدہ قوت بنا سکتا ہے، جو اپنی داخلی



صلاحیتوں، وسائل اور اپنی قوم کی ترقی یافتہ قابلیتوں پر انحصار کرتے ہوئے جدید اسلامی تمدن کی تعمیر کو ممکن بنائے۔

جب دینی مدارس میں انقلابی رہنماؤں کی تربیت کی جاتی ہے اور اسلامی معاشرہ ایسے قابل اور بصیر، مؤمن، متعبد اور انقلابی نمونوں کی مانند حضرت امام خمینی (رحمۃ اللہ علیہ) کی تربیت اور رہنمائی حاصل کرتا ہے اور بصیرت معاشرے میں ابھر کر سامنے آتی ہے، تو اسلامی امت اسلامی نظام کی حفاظت اور جدید اسلامی تمدن کی تعمیر کے لیے اپنا فرض سمجھتی ہے اور اپنی کوششوں کو منظم کرتی ہے۔ وہ عالمی استکباری سازشوں اور دشمنانہ اقدامات کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں اور یقین کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ "وَإِنْ تَصْذَبُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرَّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ" (آل عمران ۱۲۰) اگر تم صبر اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کی سازشیں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں، بے شک اللہ ان کے اعمال پر محیط ہے۔ (۱۲۰)۔

دین کے اصول اور انقلاب کے آرمانوں میں ثابت قدمی کے ساتھ، لوگوں کی مادی و معنوی زندگی کے تمام پہلوؤں میں اسلامی رنگ نمایاں ہوتا ہے، اور دینی بنیادوں اور قومی صلاحیتوں پر انحصار کرتے ہوئے، دنیا کے علوم و موجودہ عالمی وسائل کو اسلامی روح اور معنویت کے مطابق استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایسا ماحول فراہم کرتا ہے جہاں نہ صرف ٹیکنالوجی کی ترقی، تیز رفتار پیشرفت، سہولیت اور زندگی کے اسباب مہیا کیے جاتے ہیں بلکہ انسانوں کی خوشحالی اور فلاح بھی یقینی بنائی جاتی ہے۔ - <https://farsi.khamenei.ir/speech-۳۱۷۷۰content?id=۳۱۷۷۰>

جمہوری اسلامی کے حکمرانوں کی سادگی پسندی اور اشرافیت کی نفی ایک طرف، اور ان کی عدالت اور انصاف کو معاشرے میں قائم کرنے کی کوششیں دوسری طرف، اسلامی معاشرے کی ترقی کی آمادگی کو بڑھاتی ہیں تاکہ وہ خدا کے راستے میں اس طرح جدوجہد کریں کہ جیسا کہ پیغمبر اسلام (ص) نے فرمایا، بہترین لوگوں میں شمار ہوں (نوری، ۱۴۰۸، جلد ۱۱، صفحہ ۱۷)۔ غیبت کے دور میں مشکلات کو آزمائش اور ابتلاء سمجھا جائے اور انتظار کو اپنی مکمل معنویت میں سب سے بہترین عبادت تصور کیا جائے۔

"أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ" (ابن بابویہ، ۱۳۹۵: ج ۱/ ص ۲۸۷)۔

اور عالمی عدل پر مبنی تعلقات قائم کرنے اور حضرت مہدی (عج) کی عالمی انقلاب اور جدید اسلامی تمدن کی بنیاد رکھنے کے لیے مسلسل کوشش کریں۔



معاشرے میں وحدت کلمہ کو قائم رکھتے ہوئے سیاسی گروہوں کے اختلافی مسائل کی وضاحت سے انقلاب اسلامی کے مخالف دھڑے پانی کی جھاگ کی مانند ختم ہو جائیں گے۔

"فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ" (رعد/۱۷)۔

اور وہ حق کے سامنے نکلنے کی طاقت نہیں رکھتے، کیونکہ امام صادق (ع) فرماتے ہیں:

"لَيْسَ مِنْ بَاطِلٍ يَقُومُ بِإِزَاءِ الْحَقِّ إِلَّا غَلَبَ الْحَقُّ الْبَاطِلَ وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَكْدُ مَغْغَةً"۔ (کلینی، ۱۴۰۷/ج ۸ ص ۲۴۲۸)۔

کیونکہ حق کے پیروکار اتحاد اور یکجہتی کے ساتھ نفسانی خواہشات اور جماعتی مفادات سے دستبردار ہو جاتے ہیں اور اپنی تمام کوششوں کو بہترین اور صرف اللہ کی راہ میں خالصانہ طور پر وقف کر دیتے ہیں۔ امام علی (ع) فرماتے ہیں:

"أَفْضَلُ الْعَمَلِ مَا أُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ" (تمیمی آمدی، ۱۴۱۰: ۱۹۱)۔

خداوند تعالیٰ بھی ان کے لیے بہترین راستے مہیا فرماتا ہے۔ فاطمہ زہرا (س) سے منسوب ہے:

"أَهْبِطُ اللَّهُ إِلَيْهِ أَفْضَلَ مَصْلَحَتِهِ" (تفسیر امام عسکری (ع)، ۱۴۰۹: ۳۲۷)۔

انقلاب اسلامی کو نقصان سے بچانے کے لیے، انقلابی رہنما اپنے زمانے اور سماجی، سیاسی و اقتصادی نظاموں کو جانتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ان پر الجھنیں نہ حاوی ہوں اور وہ دشمنوں کے وسیع جال میں نہ پھنسیں۔

"الْعَالَمُ بِزَمَانِهِ لَا تَهْجُمُ عَلَيْهِ اللُّوَايسُ" (کلینی، ۱۴۰۷: ۲۷/۱)۔

وہ انتہا پسندی، قانون شکنی، مایوسی اور ناامیدی، غیر ملکی طاقتوں پر انحصار، دشمنوں کی پالیسیوں کے سامنے غیر فعال رویہ اور بے عزتی والے طرز عمل سے پرہیز کرتے ہیں، کیونکہ اسلامی معاشرے کے انقلابی قائدین نے خود کو تعلیم و تربیت کے ذریعے پاک کیا ہے اور پھر دوسروں کی رہنمائی کے لیے کوشاں ہیں۔ "مَنْ نَصَبَ نَفْسَهُ لِلنَّاسِ إِمَامًا فَلْيَبْدَأْ بِتَعْلِيمٍ نَفْسِهِ قَبْلَ تَعْلِيمِ غَيْرِهِ" (رضی، ۱۴۱۴: حکمت ۷۳)۔



خاتمہ

جدید اسلامی تمدن کی تعمیر کے لیے معاشرے کو اس طرح پروان چڑھانا ضروری ہے کہ اس کی ساخت اور نظام حکومتی انقلابی ہوں اور لوگ بھی انقلابی ہوں۔ چونکہ معاشرے کا انقلابی ہونا اور انقلابی رہنا خاص نشاںوں اور خصوصیات کے ساتھ ہوتا ہے جو اسلام نے بطور خاتم الانبیاء دین کے واضح کیے ہیں، اس لیے یہ مسئلہ حضرت امام خمینی (رحمۃ اللہ علیہ) اور مقام معظم رہبری کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ انہوں نے آیات و روایات کی بنیاد پر انقلابی معاشرے کی تربیت کے لیے متعدد تربیتی رہنما اصول پیش کیے ہیں۔

ان رہنمائیوں کے تحقیقی نتائج کے مطابق حضرت امام خمینیؑ اور مقام معظم رہبری کے سیزہ تربیتی اقدامات جو انقلابی معاشرے کو قائم رکھ سکتے ہیں، درج ذیل ہیں: اسلام کو بطور جامع اور کامل دین مدرسہ اور یونیورسٹی میں تعلیم دینا، اسلام ناب محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اسلام امریکہ کے مقابلے میں فروغ دینا، فقہ حکومتی کی ترقی، اسلام اور جمہوریت کی محوریات پر انحصار، مدرسہ میں انقلابی رہنماؤں کی تربیت، دین، اصول اور انقلاب کے آرمانوں میں استقامت، لوگوں میں اسلامی نظام کی حفاظت کو فرض سمجھنے کی تعلیم، امام کو ایک مؤمن، متعبد اور انقلابی نمونہ کے طور پر متعارف کروانا، عالمی استکبار کی سازشوں کے خلاف معاشرے کی بصیرت کو تازہ کرنا، حکمرانوں کی سادگی پسندی اور اثرافیت کی نفی، معاشرے میں عدل و انصاف قائم کرنے کی کوشش، سیاسی گروہوں کے اختلافات کی وضاحت کے ساتھ وحدت کلمہ کا قیام، یہ تمام نکات جدید اسلامی تمدن کی بنیاد فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اسی طرح معاشرے کو نقصان پہنچانے والے امور سے بچاؤ، جیسے کہ انتہا پسندی، دشمنوں کی پالیسیوں کے سامنے غیر فعال رویہ، بدامنی و قانون شکنی، مشکل حالات میں ناامیدی اور یاس کی تبلیغ، توہین آمیز رویے، عمل اور اقدام میں تاخیر، اور غیر ملکی طاقتوں پر انحصار کے ذریعے معاشرے کو نقصان سے بچا سکے گا۔

اسی لیے توقع کی جاتی ہے کہ ان رہنما اصولوں کو عملی جامہ پہنانے سے جدید اسلامی تمدن کے بنیادی ستونوں کی ایک حقیقی تصویر معاشرے کے سامنے آئے گی اور اسے مغربی تمدن سے ممتاز کرے گی۔

اسی طرح، ہر طبقہ، چاہے وہ علماء، حکومت، ادارے ہوں یا عوام، اپنی آج اور کل کی ذمہ داریوں سے آگاہ ہوں گے اور جدید اسلامی تمدن کے قیام کے راستے میں کوئی ابہام بغیر وضاحت کے اور کوئی سوال بغیر جواب کے نہیں بچے گا۔



معاشرہ مادی اور معنوی ترقیات کے لیے اپنی قومی اور اسلامی صلاحیتوں پر انحصار کرے گا اور تمام گروہ اور جماعتیں اتحاد و یکجہتی کے ساتھ عالمی استکبار کی سازشوں کے خلاف مزاحمت کرتے ہوئے یقین کے ساتھ آگے بڑھیں گی۔

ثقافتی، سیاسی، سماجی، اقتصادی اور عسکری ترقی کے ذریعے جدید اسلامی تمدن کے حصول کو آسان بنایا جائے گا۔ پیشکش ہے کہ انقلابی ہونے کی بنیادیاں، اس کے نشان اور انقلابی معاشرے کی تربیتی حکمت عملیوں کو مدارس اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ اس کا موثر نفاذ ممکن ہو۔



کتابیات

قرآن مجید

نخج البلاغه

۱. ابن بابویه (شیخ صدوق)، محمد بن علی، کمال الدین و تمام النعمه تهران اسلامیه ۱۳۹۵ هجری
۲. ابن بابویه (شیخ صدوق)، محمد بن علی، عیون اخبار الرضا علیه السلام، تهران، نشر جهان، ۱۳۷۸ ش
۳. ابن بابویه (شیخ صدوق)، محمد بن علی، من لایحضره الفقیه، قم، دفتر انتشارات اسلامی، ۱۴۱۳ هجری
۴. ابن ابی الحدید، شرح نخج البلاغه لابن الحدید، قم، مکتبه آیه الله مرعشی نجفی ۱۴۰۴ ش
۵. ابن ابی جمهور، محمد بن زین الدین، عوالی اللئالی العزیزیه فی الأحادیث الدبییه، قم، دار سید الشهداء للنشر، ۱۴۰۵ هجری
۶. ابن اثیر جزری، مبارک بن محمد، النهایه فی غریب الحدیث والثر، قم: اسماعیلیان، ۱۳۶۷ شمسی هجری
۷. ابن شعبه حرانی، حسن بن علی تحف العقول، قم، جامعه مدرسین، ۱۴۰۴ هجری
۸. پاینده، ابوالقاسم، نخج الفصاحه، تهران، دنیای دانش ۱۳۸۲ ش
۹. التفسیر المنسوب إلى الإمام الحسن العسکری (ع)، قم، مدرسه الإمام المهدی (ع)، ۱۴۰۹.
۱۰. تمیمی آمدی، عبدالواحد بن محمد، غرر الحکم ودرر الکلم، قم، دار الکتب الاسلامی ۱۴۱۰ هجری
۱۱. حرعالی، محمد بن حسن وسائل الشیعه، قم، مؤسسه آل البيت (ع)، ۱۴۰۹ هجری
۱۲. خمینی، روح الله بنی تا (الف) صحیفه نور تهران مرکز نشر و حفظ آثار امام خمینی (ره)
۱۳. خمینی، روح الله (ب) ولایت فقیه حکومت اسلامی تهران، مرکز نشر و حفظ آثار امام خمینی (ره).
۱۴. دهندا، علی اکبر، لغت نامه تهران سازمان مدیریت و برنامه ریزی کشور ۱۳۴۱ ش
۱۵. رضی، محمد بن حسین نخج البلاغه، ترجمه صبحی صالح، قم، بهجت، ۱۴۱۴ هجری
۱۶. طباطبائی، محمد حسین تفسیر المیزان ترجمه محمد باقر موسوی همدانی، قم: دفتر انتشارات اسلامی، ۱۳۷۳ ش
۱۷. فراهیدی، غلیل بن احمد، کتاب العین، قم: نشر بهجت، ۱۴۰۹ هجری
۱۸. کلینی، محمد بن یعقوب الکافی، تهران، دار الکتب الاسلامیه، ۱۴۰۷ هجری
۱۹. مجلسی محمد باقر بن محمد تقی، بحار الأنوار، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۳ هجری
۲۰. مصطفوی، حسن التحقيق فی کلمات القرآن الکریم تهران وزارت فرهنگ و ارشاد اسلامی، ۱۳۶۸ ش
۲۱. نوری، حسین بن محمد تقی، مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل، قم، مؤسسه آل البيت (ع)، ۱۴۰۸ ش



ویب سائٹس:

۲۲. <https://www.ensani.ir/fa> پرتال جامع علوم انسانی

۲۳. <http://rasekhoon.net> راسخون

۲۴. [پایگاه اطلاع رسانی دفتر حفظ و نشر آثار حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای \(مدظلہ العالی\)](#)

Khamenei.ir